

اچھی نیت کے ساتھ کیے گئے غلط فیصلے

میں ایک بار ایک تکلیف دہ اور الجھن میں ڈال دینے والی کیفیت سے گزرا اور اگر آپ نے کبھی خلوص نیت سے کوئی فیصلہ کیا ہے جو بعد میں غلط ثابت ہوا، تو آپ مجھے سمجھ سکیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن میں نے اپنے استاد سے اپنی آواز میں تقریباً احساسِ جرم کے ساتھ پوچھا، "میں نے پوری دیانتداری سے ایک فیصلہ کیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ صحیح ہے۔ لیکن برسوں بعد مجھے احساس ہوا کہ یہ غلط تھا۔ اور لوگ اس سے متاثر ہوئے۔ میں ماضی کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ میں اس بچھتاوے کا کیا کروں؟"

وہ دھیرے سے مسکرائے اور جواب دیا، "یہ انسان ہونے کا حصہ ہے۔ اچھی نیت بہترین فیصلے کی ضمانت نہیں ہوتی۔ آپ نے خلوص سے عمل کیا اور وہ خلوص اہمیت رکھتا ہے۔" انہوں نے مجھے یاد دلایا کہ ہم فرشتے نہیں ہیں جو ہمیشہ پوری سچائی جانتے ہوں؛ ہم انسان ہیں جو دھیرے دھیرے سچائی دریافت کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا، "پہلے ایمانداری سے غور کرو۔ کیا تم نے رد عمل (reaction) یا انا (ego) میں آکر عمل کیا تھا؟ یا اس وقت تم واقعی اسے صحیح سمجھتے تھے؟"

اس سوال نے میرے لیے سب کچھ بدل دیا۔

کبھی کبھی ہم دکھ یا جلد بازی میں عمل کرتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ہم واقعی اپنی پوری کوشش کرتے ہیں اور پھر بھی ناکام رہتے ہیں۔ اور یہ کوئی اخلاقی ناکامی نہیں ہے؛ یہ سیکھنے کا حصہ ہے۔

انہوں نے بات جاری رکھی، "زندگی اجتہاد—یعنی مسلسل اخلاقی فیصلے—کا تقاضا کرتی ہے۔ کبھی آپ صحیح ہوں گے، کبھی غلط۔ اسی طرح انسان کی نشوونما (growth) ہوتی ہے۔"

ان کے الفاظ نے میرے اندر کچھ پگھلا دیا۔ پھر میں نے سرگوشی کی، "لیکن نتائج کا کیا ہوگا؟ لوگوں کو دکھ پہنچا..."

انہوں نے جواب دیا، "اگر کسی کو تکلیف پہنچی ہے تو تمہارے دل سے معافی مانگو۔ کہو کہ، 'یہ اس وقت میرا دیانتدارانہ نقطہ نظر تھا، لیکن اب میں ایسا نہیں سوچتا۔' یہ عاجزی طاقت ہے، کمزوری نہیں۔"

اور پھر انہوں نے ایک ایسی بات کہی جس نے مجھے آزاد کر دیا، "نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ تمہارا فرض خلوص، غور و فکر، اصلاح اور عاجزی ہے، نہ کہ کمال (perfection)۔" انہوں نے مجھے بتایا کہ بچھتاوے تک ہی مفید ہے جب تک یہ خود کو سزا دینے میں تبدیل نہ ہو جائے۔ جب بچھتاوے آگے بڑھنے کی تحریک دینے کے بجائے آپ کو چکنا چور کر دے، تو یہ ضمیر نہیں رہتا یہ بھیس بدل کر آنے والی انا (ego) ہے۔

اس دن میں سمجھ گیا:

ایک مخلصانہ غلطی گناہ نہیں ہے۔

ضدی انا گناہ ہے۔

سیکھنا خود کو بے عیب ظاہر کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔

اور اللہ صاف شفاف ریکارڈ سے زیادہ ایمانداری اور عاجزی کو پسند کرتا ہے۔

میں ایک نئے رہنما اصول کے ساتھ وہاں سے نکلا: بہتر سمجھ بوجھ کے لیے تیار رہتے ہوئے خلوص کے ساتھ عمل کرو۔

میں شاید ہمیشہ صحیح نہ ہوں لیکن میں ہمیشہ ایماندار، عاجز اور ارتقا پذیر (evolving) ہو سکتا ہوں۔

اور یہی وہ چیز ہے، میرے استاد نے یاد دلایا، جو دل کو زندہ رکھتی ہے۔

اب آپ کی باری

کسی ایسے فیصلے کے بارے میں سوچیں جسے آپ کبھی صحیح سمجھتے تھے لیکن بعد میں اس سے سیکھا۔

خود سے پوچھیں:

- میں نے کون سا اصول نظر انداز کیا؟

- کیا یہ کوئی رد عمل تھا یا مخلصانہ فیصلہ؟

- اس نے مجھے کیا سکھایا؟

- کیا مجھ پر کسی کی معافی یا اعتراف واجب ہے؟

اسے لکھ لیں۔ خود کو شرمندہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ اپنی نشوونما کی قدر کرنے کے لیے۔ کیونکہ حقیقی پختگی (maturity) ہمیشہ صحیح ہونے کا نام نہیں ہے—یہ اتنے ایماندار ہونے کا نام ہے کہ جب آپ بہتر جان لیں تو خود کو بدل لیں۔